حُرمتِ شراب

جناب ڈاکٹر محمد اسحاق صاحب - مدینہ منورہ

(۲)

شراب کی بُرائی کے متعلق بعض احادیث

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ - قَالَ سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَدِیْثاً لَا یُحَدِّثُکُمْ بِہٖ غَیْرِیْ قَالَ : مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَۃِ اَنْ یَظْھَرَ الْجَھْلُ وَیَقِلَّ الْعِلْمُ وَیَظْھَرَ الزِّنَا وَتُشْرَبَ الْخَمْرُ وَتَقِلَّ الرِّجَالُ وَیَکْثُرَ النِّسَاءُ حَتّٰی یَکُوْنَ لِخَمْسِیْنَ اِمْرَاَۃً قَیِّمُھُنَّ رَجُلٌ وَّاحِدٌ -

(البخاری کتاب الاشربہ)

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک حدیث سنی ہے جسے میرے سوا اور کوئی تمہیں وہ حدیث بیان نہیں کرے گا۔ آپ نے فرمایا کہ قیامت کی نشانیوں میں سے جہالت کا ظاہر ہونا، زنا کی کثرت اور شراب نوشی کا دَور دورہ ہونا، مردوں کا تعداد میں کم اور عورتوں کا زیادہ ہونا حتیٰ کہ پچاس عورتوں کے لیے صرف ایک قیّم یعنی منتظم ہوگا۔

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ - قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا سَکِرَ فَاجْلِدُوْہُ فَاِنْ عَادَ فَاجْلِدُوْہُ فَاِنْ عَادَ فَاجْلِدُوْہُ ثُمَّ قَالَ فِی الرَّابِعَۃِ فَاِنْ عَادَ فَاضْرِبُوْا عُنُقَہٗ "

(سنن ابن ماجہ حدیث رقم ۲۵۷۲)

ترجمہ: "حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر شرابی شراب پیئے تو اُس کے کوڑے مارو اور اگر دوبارہ پیئے تو کوڑے مارو اگر تیسری دفعہ پیئے تو کوڑے مارو۔ اگر چوتھی دفعہ پیئے تو اُس کی گردن اُتار دو"۔

عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ: قَالَ اَوْصَانِیْ خَلِیْلِیْ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَشْرَبِ الْخَمْرَ فَاِنَّھَا مِفْتَاحُ کُلِّ شَرٍّ۔

(سنن ابن ماجہ حدیث رقم ۳۳۷۱)

ترجمہ: "حضرت ابو درداء کہتے ہیں کہ مجھے وصیت فرمائی میرے دوست آقا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ شراب نہ پینا کیوں یہ ہر بُرائی کی چابی ہے"۔

"حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص شراب پیتا ہے اُس کی نماز چالیس دن اللہ تعالیٰ قبول نہیں فرماتے"۔

(سنن ابن ماجہ حدیث رقم ۳۳۷۷)

عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ مُدْمِنُ خَمْرٍ (سنن ابن ماجہ حدیث رقم ۳۳۷۶)

ترجمہ "حضرت ابو درداء روایت کرتے ہیں کہ اللہ کے نبی نے فرمایا کہ ہمیشہ شراب نوشی کرنے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا۔

اس موضوع پر کتب احادیث بھری پڑی ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس بُرائی سے ہمیں محفوظ رکھے، آمین۔

طبی نوٹ	ALCOHOL BPIPNF	الکحل	الکحل مطلق	ایب سولیوٹ الکحل

ڈائیلوشن الکحل	۹۵٪	۹۰٪	۸۰٪

الکحل یعنی شراب شہد، سیب، انگور، کھجور، کشمش، منقہ، گندم، گیہوں، گنے اور کیکر کے چھلکے وغیرہ سے بنائی جاتی ہے۔

مزاج :- مختلف شرابوں کا مزاج مختلف ہوتا ہے، مگر پرانی شراب کا مزاج گرم وخشک ہوتا ہے۔

اِس خانہ خراب کے کئی نام ہیں، جس مادہ سے شراب بنتی ہے، اسی کے نام سے موسوم کی جاتی ہے۔ عام نام یہ ہیں:

برانڈی، وائن، سپرٹ، شمپین، پورٹ، شیری، کلیرٹ، سپرٹ، ریکٹی فائیڈ، وسکی اور ڈائیلوشن وغیرہ۔

بنانے کا طریقہ پھلوں وغیرہ کے رس میں خمیر (الکحل یا سٹرانڈ[1]) پیدا کرکے پھر اس خمیر کا عرق کھینچا جاتا ہے۔ اِس عمل کشید سے حاصل شدہ پانی کو شراب کہا جاتا ہے اور اسی نشہ آور مادہ کو اسلام نے مسلمانوں کے لیے حرام قرار دیا ہے۔

کانجی، پھلوں سے حاصل کردہ تازہ رس جو اگر چہ ڈبوں میں محفوظ کر لیے جائیں شرعاً جائز اور حلال ہیں۔

اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں فرماتے ہیں:

قُلْ فِيهِمَا إِثْمٌ كَبِيرٌ وَمَنَافِعُ لِلنَّاسِ -

"اے نبی! تو کہہ دے کہ اس میں گناہ زیادہ ہیں اور فوائد کم۔"

أَمَّا إِثْمُهُمَا فَهُوَ فِي الدِّينِ وَأَمَّا الْمَنَافِعُ فَدُنْيَوِيَّةٌ مِنْ حَيْثُ أَنَّ فِيهَا نَفْعَ الْبَدَنِ وَتَهْضِيمَ الطَّعَامِ وَإِخْرَاجَ الْفُضَلَاتِ وَتَشْحِيذَ بَعْضِ الْأَذْهَانِ وَغَيْرِهِ ذَالِكَ -

اللہ تعالیٰ اپنے کلام میں فرماتے ہیں:

وَمِنْ ثَمَرَاتِ النَّخِيلِ وَالْأَعْنَابِ تَتَّخِذُونَ مِنْهُ سَكَرًا وَرِزْقًا حَسَنًا - (سورۃ النحل آیت ۶۷)

اور پھلوں میں سے کھجور اور انگور کے درختوں سے ہم تمہیں ایک چیز پلاتے ہیں، جسے تم

[1] یہ وہ مادہ ہوتا ہے جو سڑ کر تعفّن کی شکل میں الکحل کی شکل اختیار کر لیتا ہے۔

نشہ آور بھی بنا لیتے ہو۔ اور پاک رزق بھی۔

یہاں نشہ آور سے مراد شراب ہے۔ اور پاک رزق سے مراد کھجور اور انگور کے پاکیزہ پھل اور ان سے حاصل کردہ پاکیزہ مشروبات ہیں۔ نہ کہ عقل وخرد کو زائل کرنے والی شراب۔

شراب میں ایک قسم کی خرابی یہ ہوتی ہے کہ آدمی کے قریب آتے ہی پہلے تو اس کی بدبو اور سڑاند ناک میں پہنچتی ہے۔ پھر اس کا مزا آدمی کے ذائقہ کو تلخ کرتا ہے۔ پھر حلق سے اترتے ہی وہ پیٹ پکڑ لیتی ہے۔ پھر وہ دماغ کو چڑھتی ہے اور دورانِ سر لاحق ہوتا ہے۔ پھر وہ جگر کو متاثر کرتی ہے اور آدمی کی صحت پر اس کے برے اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ پھر جب اس کا نشہ اترتا ہے تو آدمی خمار میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ یہ سب جسمانی نقصانات ہیں۔ دنیا میں انسان اسے پی کر بہکتا ہے اور بکتا ہے اور یہ سب وہ اپنے سرور کی خاطر کرتا ہے۔ مگر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

بَيْضَاۤءَ لَذَّةٍ لِّلشّٰرِبِيْنَ ۝ (الصّٰفّٰت - آیت ۴۶)

چمکتی ہوئی شراب جو پینے والوں کے لیے لذت ہوگی۔

اور یہ اس شراب کا ذکر ہے جو جنتیوں کو پلائی جائے گی جو نشہ سے پاک وصاف ہوگی۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اس کے فوائد کم اور نقصانات زیادہ ہیں۔

— مخدر ہونے کی وجہ سے بعض امراض میں مسکن کا کام دیتی ہے۔

— ہاضم ہے جسم کو فربہ کرتی ہے۔

— دل کی حرکت کو تیز کرتی ہے، جس سے دورانِ خون تیز ہو جاتا ہے، جس سے نبض اور تنفس کی حرکات تیز ہو جاتی ہیں۔

— شرابی اپنے آپ کو ہوا میں اڑتا ہوا محسوس کرتا ہے۔

— شرابی اپنے آپ کو مسرور محسوس کرتا ہے۔

نقصانات:

— شراب ام الخبائث یعنی گناہوں کی ماں ہے۔

— شرابی اپنے برے بھلے کی تمیز نہیں کر پاتا، یعنی ماں، بہن، بیٹی اور بیوی میں تمیز نہیں کر پاتا۔

— شرابی خیالی دنیا میں بسنے لگتا ہے۔

۔ شرابی اپنے بیوی بچوں کی دیکھ بھال کے فکر سے آزاد ہو جاتا ہے ۔

۔ شرابی کا چال چلن خراب ہو جاتا ہے ۔ جس کی بنا پر معاشرہ میں اس کا وقار باقی نہیں رہتا ۔

۔ شرابی کے دانت ، اس کا معدہ ، جگر ، اعصاب اور چہرہ اکثر متاثر ہوتے ہیں ۔

۔ شرابی کسی بھی جرم سے دریغ نہیں کرتا مثلاً چوری ، ڈاکہ ، زنا ، قتل وغیرہ ۔ اسی وجہ سے یورپین ممالک میں جرائم کی رفتار باقی دُنیا سے کہیں زیادہ ہے[1]

۔ شرابی کے منہ سے تعفن اور بدبُو آتی ہے ، جس سے وہ کسی محفل میں بھی پسندیدہ انسان نہیں سمجھا جاتا ۔

۔ دیسی شرابوں میں اعلیٰ قسم کی شرابوں میں سے زیادہ فیوزل آئیل اور دیگر قسم کے مضر اجزا زیادہ ہوتے ہیں ۔

۔ کسی بھی قسم کی شراب پینے والا شرابی اپنی آنکھوں کی قدرتی چمک کھو بیٹھتا ہے ۔

۔ چونکہ شراب خانہ خراب چہرہ کی خوبصورتی پر تباہ کُن اثر رکھتی ہے ۔ دورانِ خون تیز ہو جانے سے جلد کی ضرورت سے زیادہ اُس کو غذائیت ملتی رہتی ہے ، جس کی وجہ سے چکنائی کے غدود اور پسینہ کے غدودوں کو زیادہ کام کرنا پڑتا ہے ۔ اس لیے چہرہ کی جلد موٹی کھردری اور بھدی ہو جاتی ہے ۔

شراب کا نشہ : شراب نوشی سے تقریباً پندرہ منٹ کے بعد نشہ چڑھتا ہے ۔ عادی شرابیوں میں یہ نشہ دیر سے چڑھتا ہے ۔

۔ سر چکرانے لگتا ہے ، جسم میں سنسنی سی محسوس ہونے لگتی ہے ۔

اگر نشہ یک لخت چڑھ جائے یعنی پینے والا نوآموز ہو تو اُلٹیاں بھی آنے لگتی ہیں اور وہ نیم بیہوشی کی حالت میں پہنچ جاتا ہے ۔ ایسی حالت میں شرابی اپنے آپ کو ہوا میں اُڑتا ہوا محسوس کرتا ہے ۔ یہ نشہ تقریباً آٹھ گھنٹے کے بعد اُترتا ہے ۔ پرانے شرابیوں میں نشہ زیادہ شراب پینے سے چڑھتا ہے ۔ تھوڑی پینے

---

[1] سڑکوں کے حادثات میں شرابیوں کا بڑا حصہ ہے اور ان کی وجہ سے ہر سال قوم کو مالی اور جانی نقصان بھگتنا پڑتا ہے ۔

سے کم نشہ ہوتا ہے۔

نشہ اُترنے کے بعد خمار سا پیدا ہو جاتا ہے اور انسان شیر سے بھیگی بلی بن جاتا ہے۔ کیوں کہ یہ اعلیٰ مراکز پر مضعف و منعکس اثر ڈالتی ہے۔ تحریک کے بعد تخدیر ہوتی ہے۔ لہٰذا اعصاب اور دماغ شکست ہو کر غنودگی (خمار) پیدا ہو جاتی ہے۔

الکحل میں ادویات و مرکبات کو محفوظ رکھنے کی صلاحیت ہوتی ہے، اس لیے الکحل کو ٹنکچرز اور سپرٹس وغیرہ میں استعمال کرتے ہیں۔

اور یہ صلاحیت اللہ تعالیٰ نے ایک پاکیزہ چیز شہد (HONEY) میں رکھ دی ہے۔ الکحل کے بجائے شہد کو اگر فنِ دوا سازی میں استعمال کیا جائے تو یہ زیادہ مناسب ہوگا۔ کیوں کہ شہد کا خاصہ ہے کہ یہ نہ خود سڑتا ہے اور نہ دوسری چیزوں کو اپنے اندر سڑنے دیتا ہے، بلکہ محفوظ رکھتا ہے۔ صدیوں پہلے فنِ دوا سازی میں مستعمل رہا ہے۔ اگر مسلمان ڈاکٹرز، کیمسٹس اس پر تجربات کریں تو کامیابی کے علاوہ مسلمانوں کو شراب سے مبرّا دوائیں دستیاب ہو سکیں گی۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

فِیْهِ شِفَآءٌ لِّلنَّاسِ - یعنی شہد میں لوگوں کے لیے شفا ہے۔

دواؤں میں مل کر شفا بخشی کا عمل بھی تیز ہو سکتا ہے اور پاکیزگی کا دامن بھی تھاما جا سکتا ہے۔ جدید تحقیق سے یہ ثابت ہو چکا ہے کہ شہد میں دو مختلف قسم کی شیرینیاں ہوتی ہیں، جن کو لیولوز اور گلوکوز کہتے ہیں۔ تیز شہد میں حیاتین ا، ب اور ج مختلف مقداروں میں پائی جاتی ہیں۔